تبصرے

علمائے ہند کا شاندار ماضی ۔ جلد چہارم ۔ از مولانا سید محمد میاں ناظم جمعیۃ علمائے ہند۔ تقطیع خورد ضخامت ۵۰۰ صفحات۔ کتابت و طباعت بہتر۔ قیمت مجلد سات روپے ۵۰ نئے پیسے۔ پتہ: الجمعیۃ بکڈپو دہلی ۶

یہ کتاب مولانا سید محمد میاں کی مشہور کتاب علمائے ہند کا شاندار ماضی کا حصہ چہارم ہے جو ۱۸۵۷ء کے جہادِ حریت و استخلاصِ وطن کے تذکرہ کے لئے مخصوص ہے۔ آزادی کے بعد سے اب تک مختلف زبانوں میں سرکاری اور غیر سرکاری طور پر اس موضوع پر متعدد ضخیم اور مختصر کتابیں شائع ہو چکی ہیں، ان میں سب سے زیادہ ضخیم کتاب وہ ہے جو ۱۸۵۷ء کے نام سے ڈاکٹر ایس۔ ان۔ سین نے حکومت کی ایما سے لکھی ہے۔ اس کے بعد دوسرا نمبر پروفیسر مزمدار کی کتاب کا ہے۔ اول الذکر کتاب میں ۵۷ء کے ہنگامہ کو ایک منظم تحریک آزادی مانا گیا ہے مگر اس میں مسلمان جانبازوں کا تذکرہ آٹے میں نمک کے برابر ہے۔ دوسری کتاب میں سرے سے کوئی تحریک ہی تسلیم نہیں کیا گیا اور اسے محض وقتی جوش و خروش کا نتیجہ قرار دیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں مصنف نے بہادر شاہ ظفر کی حب الوطنی سے بھی انکار کیا ہے، اس کا جواب ڈاکٹر مہدی حسن نے اپنی محققانہ کتاب "Glimses of Bahadur shah II and his age" میں دیا ہے۔ لیکن جہانتک اس تحریک میں علماء کی شرکت اور جانبازانہ قیادت کا تعلق ہے اس کا تذکرہ ان میں سے کسی کتاب میں نظر نہیں آتا پھر تحریک کے اصل اسباب و دواعی کیا تھے؟ ہر مصنف نے اپنے مذاق کے مطابق ان کی تشریح و توضیح کی ہے لیکن علماء کا اس میں شرکت سے کیا مقصد تھا؟ اور یہ تحریک کس طرح ایک خالص عوامی تحریک تھی؟ اس پر کسی کی نگاہ نہیں پڑی ہے۔ یہ کتاب انہیں دو خلاؤں کو پُر کرنے کی غرض سے تالیف کی گئی ہے۔ چنانچہ مولانا نے پہلے تحریک کی حیثیت اور اس کے وجوہ و اسباب پر گفتگو کی ہے اور اس سلسلہ میں بڑی خوبی سے ان اعتراضات کا جواب دیتے گئے ہیں جو بعض کوتاہ نظروں نے اس پر کئے تھے۔ اس کے بعد دہلی، اس کے مضافات، ضلع مظفر نگر و سہارنپور، روہیلکھنڈ اور ضلع بدایوں کے ان مجاہدین کا کسی کا طویل اور کسی کا مختصر تذکرہ ہے